الاقوامی معیاروں کے مطابق ڈھالنے کے لیے بھرپور کوشش کررہی ہے اور اقلیتوں سے تعلق رکھنے والوں کوزیادہ سے زیادہ تحفظ فراہم کررہی ہے۔" (دی نیوز، اسلام آباد - ۱۰ جنوری ۱۹۹۶ء)

یورپ

فرانس: ترکِ وطن کر کے آنے والوں کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔۔۔۔آرچ بشپ

نومبر - دسمبر ۱۹۹۵ء کی ۲۴ روزہ ہڑتال کے نتیجے میں پورے فرانس میں آمدورفت مفلوج ہوگئی تھی، ملک میں موجود کئی خامیاں کھل کر سامنے آئیں۔ بے روزگاری اور نسل پرستی کے رجحانات سے جو طبقے شدید متاثر ہیں، ان میں تارکینِ وطن سرِفہرست ہیں۔ اس موقع پر فرانس کے بشپوں کی "کمیٹی برائے اُمور تارکینِ وطن" نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مستقبل کی معاشرتی پالیسی طے کرتے وقت ترکِ وطن کر کے آنے والے پچاس لاکھ افراد کی ضرویات کا خیال رکھا جائے۔ یہ مطالبہ اُس وقت سامنے آیا جب ہڑتال کے خاتمے پر وزراء اور مزدور رہنماؤں کے درمیان مذاکرات جاری تھے۔ حکومت نے وعدہ کیا ہے کہ ۱۹۹۶ء کے خاتمے تک اڑھائی لاکھ افراد کے لیے روزگار پیدا کیا جائے گا اور معیشت کو فعال بنانے کے لیے متعدّد اقدامات کیے جائیں گے۔

فرانس میں ترکِ وطن کر کے آنے والوں میں شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی کثیر تعداد شامل ہے۔ آج فرانس میں جو مسلمان آباد ہیں، اُنھوں نے خود یا اُن کے والدین نے ترکِ وطن کیا تھا۔ مسلم برادری اور عام فرانسیسیوں کے درمیان تعلقات اُس وقت سے خراب چلے آرہے ہیں جب فرانس میں دہشت پسندی کی چند واردات ہوئیں اور اُن کی ذمہ داری الجزائری مسلمانوں کی ایک اسلامی تنظیم پر ڈالی گئی۔ اِس کے بعد پکڑ دھکڑ اور پوچھ گچھ میں بے پناہ اضافہ ہوا اور شمالی افریقہ سے تعلق رکھنے والے مسلمان اِس نئی مہم سے بالخصوص متاثر ہوئے۔

تارکینِ وطن کے بارے میں حالیہ سخت گیر قانون سازی کے تحت اُن افراد کے خلاف بھی قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے جن پر غیر قانونی طور پر آنے والے تارکینِ وطن کی امداد یا اُنھیں ملازمت دینے کا الزام ہو۔ ایک کیتھولک پادری کو ان ہی قوانین کے تحت ۱۹۹۵ء میں چھ ماہ قید کی سزا سنائی گئی (گو ابھی تک سزا معطّل ہے۔) جنھوں نے ایک ایسے شخص کی میزبانی کی تھی جِس کے کاغذات مکمل نہیں تھے۔ اِسی طرح ایک نوجوان خاتون کو تین ماہ قید کی سزا سنائی گئی جس نے ایک ایسے شخص کو روپوش

ہونے میں مدد دی تھی جس سے وہ شادی کی خواہش مند تھی۔ آرچ بشپ نے کرسمس کے موقع پر مسلمانوں کے نام اپنے خط میں کہا کہ مسلمان اکثر اس لیے سختیوں کا نشانہ بنتے ہیں کہ نامنصفانہ طور پر اسلام اور دہشت پسندی کے درمیان ربط پیدا کر لیا جاتا ہے۔ مسیحی آبادی جانتی ہے کہ شہروں اور نواحی قصبوں میں بہت سے مسلمان ہیں، جو امن وامان اور رواداری کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔ بے روزگاری کے باوجود نوجوان مسلمانوں نے فرانسیسی شہریت اختیار کی اور فرانس کی معاشرتی اقدار اپنائی ہیں۔ خط میں مزید کہا گیا ہے کہ "اس وقت جب مسیحی یسوع مسیح کہ جنہیں مسلمان خدا کا پیغمبر کہتے ہیں کی ولادت کی خوشیاں منا رہے ہیں، ہم آپ کو اپنی مخلصانہ دوستی کا یقین دلاتے ہیں۔ ہم اپنے ملک میں مل جل کر بہتر انسانی مستقبل کی تعمیر کر سکتے ہیں۔" (دی کرسچن وائس، کراچی - ۲۱ جنوری ۱۹۹۶ء)

ویٹی کن: پاکستانی سفیر سے پوپ جان پال دوم کا خطاب

["عالم اسلام اور عیسائیت" کے شمارہ بابت جنوری ۱۹۹۶ء میں پوپ جان پال دوم کی گفتگو کا کچھ حصہ نقل کیا گیا تھا جو اُنہوں نے پاکستانی سفیر کے کاغذات نامزدگی وصول کرتے ہوئے کی تھی۔ بعد میں پوپ جان پال دوم کے خطاب کا پورا متن شائع ہوا۔ ذیل میں "دی کرسچن وائس" کے شکریے کے ساتھ اس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔ انگریزی سے اُردو ترجمہ شاہد فاروق نے کیا ہے۔ مدیر]

جنابِ سفیر!

کاغذاتِ نامزدگی وصول کر کے مجھے از حد خوشی ہوئی ہے جن کی رُو سے آپ کو بارگاہِ روما (Holy See) میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کا سفیرِ خاص اور مختارِ اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے۔ [اس وقت] میرا ذہن معزز پاکستانی عوام کی جانب ہے جن کے لیے میری تمنا ہے کہ وہ آپ کے خطۂ ارض میں امن و سلامتی کی بنیادوں پر ایک منصفانہ اور روادارانہ معاشرے کے قیام میں کامیاب ہوں۔ میں آپ کے اُن احترام بھرے کلمات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ نے امن کو پروان چڑھانے اور تمام قوموں کی ترقی کے لیے بارگاہِ روما کی کوششوں کے لیے کہے ہیں۔

اس سال کے آغاز میں بارگاہِ روما میں تعینات سفارتی نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے میں انسانیت کے ناتے اپنی بہنوں اور بھائیوں کی "مایوسی اور درد بھری ان گنت چیخوں" کا حوالہ دیے بغیر نہ رہ سکا جو جنگ، ناانصافی، بے روزگاری، غربت اور تنہائی کے مارے ہوئے ہیں۔ (دیکھیے: خطاب ۹ جنوری ۱۹۹۵ء)۔ اس وقت جب ہم سب کو اس بات کا قائل ہو جانا چاہیے کہ امن اور قوموں کے درمیان مصالحت ممکن ہے، دانش مندی کے ساتھ اس منزل کی جستجو کرنا چاہیے اور اس کے لیے صبر و استقامت